آوازِ نسواں (آن)

نیوز لیٹر

چوتھا شمارہ۔ جولائی 2018 (ششماہی)

مضامین

اداریہ	۱
روشنی کا سفر	۲
الیکشن 2018	۲
ہم کسی سے کم نہیں	۳
آن کا سفر (اکتوبر 2017 تا جولائی 2018)	۴
آن کی کامیابیاں	۴
آن کی آواز	۴
پریس ریلیز	۵

اداریہ

ہم آن کے چوتھے شمارے کے ساتھ حاضر خدمت ہیں۔ حال ہی میں ملک بھر میں جنرل الیکشن 2018 کا انعقاد کیا گیا جسکے باعث ملک بھر میں سیاسی سرگرمیاں اپنے عروج پر تھیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ نے بھی اس سیاسی عمل میں بھر پور شرکت کی ہوگی، آن کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ خواتین کو سیاسی سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ شریک کیا جائے اور انہیں انکے بنیادی سماجی و سیاسی حقوق کے بارے میں بتایا جائے۔ اس سلسلے میں ہم امید رکھتے ہیں کہ آن ممبران نے بھی اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کیا ہوگا اور امیدوار کی قابلیت کو جانچ کے اور کسی کے دباؤ میں آئے بغیر اپنے ووٹ کا موثر استعمال کیا ہوگا۔

حالیہ الیکشن میں عوام کی بڑی تعداد نے حق رائے دہی کا استعمال کیا، الیکشن کمیشن کے مطابق ملک بھر میں ووٹر ٹرن آوٹ 54.4 فیصد رہا۔ پنجاب کے علاقے چکوال کے ایک نواحی گاؤں میں 1963 کے بعد پہلی مرتبہ خواتین نے ووٹ کاسٹ کیے جو کہ اک خوش آئین عمل ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ اپنے حلقے سے جیتنے والے امیدوار کے منشور سے واقف ہوں تا کہ آنے والے سالوں میں ان کی کارگردگی سے متعلق جوابدہی کر سکیں۔

اسی سلسلے میں جولائی کے مہینے میں آن کے زیر اہتمام پاکستان کے چاروں صوبوں میں آن ورکشاپس منعقد کی گئیں جن کا مقصد آن ممبران میں سیاسی شعور بیدار کرنا، سیاسی منشور سے متعارف کرانا اور انکے مسائل کی نشاندہی کر کے چارٹر آف ڈیمانڈ مرتب کرنا تھا۔ یہ چارٹر آف ڈیمانڈ، خواتین کے مسائل علاقے کی بااثر شخصیات اور منتخب عوامی نمائندوں تک پہنچانے اور انکے ممکنہ حل میں مددگار ثابت ہوگا۔

جیسا کہ جمہوریت کا اصل عمل الیکشن کے بعد ہی شروع ہوتا ہے ایسے میں ہم آن ممبران سے امید رکھتے ہیں کہ وہ سیاسی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں گی، اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کرتی رہیں گی اور منتخب عوامی نمائندوں کی کارگردگی پر نظر رکھیں گی۔ اس کے علاوہ ہم امید رکھتے ہیں کہ نئی منتخب شدہ حکومت خواتین کے مسائل کو حل کرانے میں کامیاب ہوگی۔

دعاگو

ایڈیٹوریل کمیٹی

یاسمین زیدی اور عروج عبید

CGaPS
CENTER OF GENDER AND POLICY STUDIES

Center of Gender and Policy Studies (CGaPS)
19, Mauve Area, St 13,
G-8/1, Islamabad.
Tel: +92 51 8480 303
E-mail: admn.cgaps@gmail.com,
Website: cgaps.org.pk

UNDEF The United Nations Democracy Fund

ہم اس نیوز لیٹر کی اشاعت کے لیے United Nations Democracy Fund کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

روشنی کا سفر

کرشنا کماری کوہلی کا تعلق سندھ کے علاقے نگر پارکر سے ہے اس کے خاندان کو بچپن میں وڈیرے کی نجی جیل میں قید رکھا گیا جہاں اس کے خاندان کو جبری مشقت پہ مجبور کیا گیا،اس کے خاندان کی رہائی پولیس چھاپے کے ذریعے ممکن ہوئی۔کماری نے ابتدائی تعلیم عمرکوٹ سے حاصل کی اور سندھ جامعہ سے سوشیالوجی میں ماسٹرز کیا۔کماری نے اپنے پیشہ وارانہ سفر کا آغاز ایک سماجی کارکن کے طور پر کیا جہاں اُس نے عورتوں کے حقوق، جبری مشقت اور جنسی ہراسگی کے خلاف آواز اُٹھائی۔اس کی اسی سوچ، جوش اور ولولے کو دیکھتے ہوئے ایک سیاسی جماعت نے اسے سینٹ میں منتخب کروایا۔وہ پہلی پاکستانی ہندو ہے جو اسمبلی تک پہنچی،اس سلسلے میں کماری کا کہنا ہے کہ تھر میں عورتوں کے مسائل پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔میرے انتخاب سے ایوان بالا میں ان عورتوں کی آواز بھی سنی جا سکے گی۔کماری کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ وقت ایک سا نہیں رہتا، ہمیں کبھی بھی ہمت، محنت اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے

الیکشن 2018 کے دلچسپ حقائق

- جنرل الیکشن 2018 میں خیبر پختون خواہ کے علاقے دیر میں پہلی دفعہ 93,036 خواتین نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا
- پاکستان کی تاریخ میں پلی بار خوشاب کے گاؤں گھکھ کلاں میں خواتین نے ووٹ کاسٹ کیا
- فاٹا کے علاقہ بے زئی جو کہ مہمند قبائل کا حصہ ہے اور پاک افغان بارڈر سے پانچ کلومیٹر دوری پر ہے وہاں بھی خواتین پہلی بار ووٹ کاسٹ کرنے گھروں سے نکلیں

الیکشن 2018

الیکشن 2018 میں نیشنل اسمبلی میں آٹھ خواتین نے جنرل نشتوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔

مہناز عزیز:

مہناز عزیز نے NA-77 نارووال سے 106,366 ووٹ لے کر کامیابی حاصل کی۔

نفیسہ شاہ :

نفیسہ شاہ 205 خیر پور سے 107,847 ووٹ لیکر کامیاب ہوئیں۔

غلام بی بی بھروانہ:

غلام بی بی بھروانہ نے NA-115 جھنگ سے 91,434 ووٹ لیکر کامیابی حاصل کی۔

شازیہ مری

شازیہ مری NA-216 سانگھڑ سے 80,752 ووٹ لے کر کامیاب ہوئیں۔

زرتاج گل:

زرتاج نے NA-191 ڈی جی خان سے 54,574 ووٹ لیکر کامیابی حاصل کی۔

فہمیدہ مرزا

سابق اسپیکر فہمیدہ مرزا نے بدین NA-230 سے کامیابی حاصل کی۔

شمس النساء

شمس النساء ٹھٹھہ 232 سے 152,691 ووٹ لے کر کامیاب ہوئیں۔

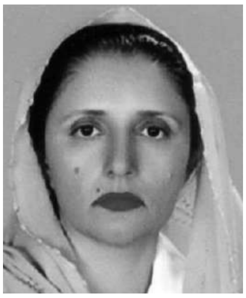

زبیدہ جلال

زبیدہ جلال کیچ NA-271 سے 32,866 ووٹ لیکر کامیاب ہوئیں۔

اسی طرح مندرجہ ذیل خواتین نے صوبائی اسمبلیوں کی جنرل نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔

فریال تالپور

لاڑکانہ سے فریال تالپور نے صوبائی نشست پر کامیابی حاصل کی۔

نغمہ مشتاق

ملتان سے نغمہ مشتاق نے صوبائی اسمبلی کی سیٹ پر کامیابی حاصل کی۔

عذرا فضل پیچو

نواب شاہ سے عزرا فضل نے صوبائی نشست پر کامیابی حاصل کی۔

سلیمہ بی بی

چنیوٹ سے سلیمہ بی بی نے صوبائی اسمبلی سے کامیابی حاصل کی۔

حمیدہ وحیدالدین

منڈی بہاول الدین سے حمیدہ وحید نے صوبائی اسمبلی کی سیٹ پر کامیابی حاصل کی۔

جگنو محسن

اوکاڑہ سے جگنو محسن نے صوبائی نشست پر کامیابی حاصل کی۔

ہم کسی سے کم نہیں

زبیدہ جلال الیکشن 2018 میں بلوچستان سے جنرل نشست پر منتخب ہونے والی واحد خاتون ہیں، زبیدہ جلال نے حالیہ الیکشن میں 32,886 ووٹر حاصل کیے ہیں۔ جبکہ انکے مدمقابل امیدوار نے 20,573 ووٹ حاصل کیے۔ زبیدہ جلال بلوچستان کے علاقے کیچ کے گاؤں مند سے تعلق رکھتی ہیں، انہوں نے بلوچستان یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ اس زمانے میں بلوچ گھرانوں میں لڑکیوں کو پڑھانے کا رواج عام نہیں تھا، چنانچہ انہوں نے اپنے والد کی مدد سے علاقے میں لڑکیوں کے لیے اسکول تعمیر کرایا، علاقے میں تعلیم کو فروغ دینے کی بنا پر حکومت نے 1993 میں انہیں پرائیڈ آف پرفارمنس سے نوازا۔ 2002 کے جنرل الیکشن میں کامیاب ہو کر وزیر تعلیم مقرر ہوئیں، اور دینی مدرسوں کی اصلاحات پر کام کیا اور انہیں قومی دھارے میں لانے کی کوشش کی۔ 2013 میں زبیدہ جلال نے الیکشن میں حصہ تو نہ لیا لیکن ایک کیمپین "تعلیم کو ووٹ" کے نام سے چلائی جس میں زبیدہ جلال نے علاقے کے گھروں کا دورہ کیا او رتعلیم سے متعلق مسائل سنے اور انہیں ذاتی طور پر حل کرنے کا عندیہ دیا۔ اس کیمپین کے ذریعے بڑی تعداد میں بچے علاقے کے سرکاری اسکول میں داخل کرائے گئے۔ زبیدہ جلال آج بھی کامیابی سے اپنا اسکول چلا رہی ہیں جس میں سیکڑوں بلوچی بچے تعلیم حاصل کررہے ہیں، زبیدہ جلال کا خواب ہے کہ ہر بلوچی تعلیم کے زیور سے مالامال ہو، وہ انتہاپسندی کو پاکستان کی ترقی کی راہ میں اہم رکاوٹ مانتی ہیں اور انکا یہ ماننا ہے کہ روشن خیالی اور تعلیم کے یکساں مواقعوں سے ہی حالات کو بدلا جاسکتا ہے۔

آن کا سفر(اکتوبر2017 تا جولائی2018)

آن کی ممبران نے اکتوبر2017 تا جولائی 2018 کے درمیان اپنے اپنے علاقے کے حکومتی عہدیداروں سے ملاقات کی جن میں علاقے کے تحصیل میونسپل آفیسر، ڈسٹرکٹ سیفٹی آفیسر اور چیرمین یونین کونسل شامل تھے۔ان ملاقاتوں میں علاقے میں درپیش مسائل کو اجاگر کیا گیا۔ ملاقات میں ٹیوب ویلز اور ہینڈ پمپ کی عدم دستیابی کو زیر بحث لایا گیا۔ علاقے کے سکولوں میں موجودہ ناکافی سہولیات کا تذکرہ کیا گیا، صحت وصفائی اور پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی کی جانب افسران کی توجہ مبذول کرائی گی،عورتوں کے لیے دستکاری اسکول کا مطالبہ کیا گیا،ملتان اور راجن پور کے وہ علاقے جہاں عورتوں کی کثیر تعداد کھیتی باڑی میں مشغول ہے وہاں کسانوں بشمول خواتین کاشت کاروں کے لیے آسان اقساط پر کھاد اور بیج کی فراہمی کو یقینی بنایا۔آن ممبران نے اپنے علاقے میں موجود غربت اور کسمپرسی کی زندگی گزارنے والوں کی جانب توجہ مبذول کروائی اور درخواست کی کہ ایسے لوگوں کو زکوۃ،تعلیمی وظائف، ویل چیرز اور آلہ سماعت مہیا کیے جائیں۔افسران بالا نے ان ممبران کی کاوشوں کو سراہا اور اس بات کا عندیہ دیا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ان مسائل کو فوری حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

آن کی کامیابیاں

آن نیٹ ورک خواتین کو درپیش مسائل مختلف اداروں تک پہنچانے کے لئے ایک موثر پلیٹ فارم ثابت ہوا۔آن نیٹ ورک کے ذریعے خواتین نے علاقے کے مسائل منتخب اور غیر منتخب حکومتی نمائندوں تک پہنچائے۔

ورک خواتین میں سیاسی شعور بیدار کرنے میں کافی حد تک کامیاب رہا اور خواتین میں چھپی قائدانہ صلاحتیں کھل کر سامنے آئیں اور آن کے حلقوں کی متعدد ممبران اب عملی طور پر مختلف سیاسی جماعتوں میں شمولت اختیار کر چکی ہیں۔

آن کے ذریعے خواتین کو CNIC کی اہمیت وفوائد اور اپنے ووٹ کی طاقت کا اندازہ ہوا ہے۔

آن کے ذریعے نوجوان خواتین کی سیاست میں دلچپسی پیدا ہوئی ہے اور انہیں اپنے سیاسی حقوق کے بارے میں آگاگی حاصل ہوئی ہے۔

آن کی آواز

"میں آن حیدرآباد کے حلقہ چھانگ کی ممبر ہوں، ہم حلقہ میٹنگز میں خواتین کو درپیش مسائل کو سمجھنے اور انہیں حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔محدود وسائل کی بنا پر ہم اپنے مسائل خود سے حل کرنے سے قاصر ہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ ہم ان مسائل پر آواز اُٹھا رہے ہیں۔یہ مسائل ہماری نجی زندگیوں سے بھی جڑے ہوتے ہیں۔آن کے ذریعے ہمیں ملک کے سیاسی نظام اور حکومت کے بارے میں پتہ چلتا ہے"۔

(آن ممبر۔حیدرآباد)

"آن نے ہمیں سیاسی حقوق کے بارے میں جو کچھ بتایا اسکا ہمیں پہلے اتنا علم نہیں تھا۔ اگر کسی بات کا علم تھا تو اتنی ہمت نہیں تھی کہ ہم اسکے بارے میں بات کرسکیں اب ہمیں ٹرینگ کے ذریعے اتنا خود اعتماد بنا دیا گیا ہے کہ ہم اپنے اور دیگر عورتوں کے مسائل کو سمجھ سکیں، ہم نے آن سے یہ سیکھا ہے کہ ہر مقصد حاصل کرنے کیلیے جرات اور کوشش کرنی چاہیے مقصد خود بخود کامیاب ہو جاتا ہے"۔

(آن ممبر۔ملتان)

"آن میں شامل ہو کے مجھ میں اعتماد پیدا ہوا،اپنی ذات سے آگے بڑھنے کی ہمت پیدا ہوئی،اپنے سے جڑے ہوئے لوگوں کے مسائل کو جانا اور انہیں اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے کو کہا"۔

(آن ممبر۔ملتان)

"آن کے ذریعے میں نے اپنے حق کو جانا اور مجھ میں سیاسی شعور پیدا ہوا۔اپنی ذات سے ہٹ کر دوسری عورتوں کے مسائل کو جاننے کا موقع ملا"۔

(آن ممبر۔کوئٹہ)

"ہم مشکلات کو سمجھتے تو ہیں مگر کبھی ان پر بات کرنے کی ہمت نہیں ہوئی،آن کی وجہ سے ان مشکلات پر بات کرنے کی ہمت پیدا ہوئی، ان مشکلات کو حل کرنے کا اعتماد پیدا ہوا"۔

(آن ممبر۔کوئٹہ)

پریس ریلیز

آوازِ نسواں AAN خواتین رائے دہندگان کا قومی نیٹ ورک جو ملک کے مختلف اضلاع میں سرگرم عمل ہے، اپنے گلگت ہنزہ کے چیپٹرز کے اراکین کے مطالبات کا منشور پیش کر رہا ہے۔

آوازِ نسواں اٹھارہ سال اور اس سے بڑی عمر کی شہری اور دیہی خواتین رائے دہندگان کا رکنیت سازی کی بنیاد پر چلنے والا نیٹ ورک ہے اس کا مقصد پالیسی سازوں اور حکام کے سامنے سیاسی، سماجی یا جغرافیائی حدود سے قطع نظر عورتوں کے مسائل کو اجاگر کرنا ہے۔ یہ کسی سیاسی پارٹی یا تنظیم سے وابستہ نہیں ہے۔ آوازِ نسواں کے گلگت بلتستان چیپٹرز نے ساری خواتین کی جانب سے مطالبات کا ایک منشور بنایا ہے اور سیاسی پارٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسے منتخب نمائندوں اور گلگت بلتستان کی انتظامیہ کے سامنے پیش کریں۔ تا کہ عورتوں کی آواز اور ضروریات کو تسلیم کیا جائے اور انہیں پورا کیا جائے۔

گلگت (5 اگست 2018) آوازِ نسواں نیٹ ورک نے مطالبہ کیا ہے کہ گلگت میں عورتوں کے خلاف تشدد، انہیں ہراساں کرنا اور ان کی خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات کا نوٹس لیا جائے اور ان واقعات کے تدارک کے لئے پالیسی اقدامات کئے جائیں تا کہ وادی میں ان واقعات میں کمی لائی جا سکے۔ آوازِ نسواں نیٹ ورک (AAN) نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ وادی میں ماحول دوست سیاحت کے فروغ کے لئے بھی قانون سازی کی جائے۔ آن ایک غیر جماعتی نیٹ ورک ہے جو پاکستان کے دس اضلاع جن میں ملتان، راجن پور، حیدرآباد، لاڑکانہ، کوئٹہ، نوشکی، ہری پور، ایبٹ آباد، گلگت اور ہنزہ میں عورتوں کی سیاسی شمولیت اور خصوصاً عورت ووٹرز کے مسائل کے حوالے سے کام کرتا ہے۔ آن نے اپنا اعلامیہ جاری کرتے ہوئے سیاسی جماعتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ گلگت میں عورتوں کی ترقی کے حوالے سے ان مطالبات پر فی الفور عمل کیا جائے:

- گلگت میں عورتوں کے خلاف تشدد، انہیں ہراساں کرنا اور ان کی خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات کا نوٹس لیا جائے اور ان واقعات کے تدارک کے لئے پالیسی اقدامات کئے جائیں تا کہ وادی میں ان واقعات میں کمی لائی جا سکے۔
- پینے کے صاف پانی کی فراہمی ممکن بنائی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ نکاسی آب کی سہولیات کو بھی بہتر کیا جائے۔
- محفوظ پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کی جائے جس میں عورتوں کے لئے نشستیں مخصوص ہوں۔
- تولیدی صحت کے لئے جغرافیائی حقیقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کی جائے تا کہ دور دراز بسنے والی عورتیں ان سہولیات سے فائدہ اٹھا سکیں۔
- ذہنی صحت کے لئے ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں نفسیاتی ڈاکٹروں کی تعیناتی کی جائے۔
- وادی میں ماحول دوست سیاحت کے فروغ کے لئے قانون سازی کی جائے۔
- گلگت چیمبر آف کامرس کو ہوم بیسڈ ورکرز کے ساتھ ملایا جائے تا کہ وہ اپنے کاروبار کو فروغ دے سکیں۔
- بڑھتی ہوئی شدت پسندی کے خاتمے کے لئے انتہائی سخت اقدامات کئے جائیں تا کہ شدت پسندی کے خاتمے کو ممکن بنایا جا سکے۔
- علاقے میں انٹرنیٹ کی سہولت کو یقینی بنایا جائے اور طالبات کے لئے انٹرنیٹ کی سہولت سے آراستہ پبلک لائبریری کا قیام ممکن بنایا جائے جہاں پہ طالبات محفوظ اور آزاد ماحول میں اپنی تعلیمی سرگرمیاں انجام دے سکیں۔

کے پی پریس ریلیز

آج مورخہ 23 July 2018 کو آوازِ نسواں (AAN) نیٹ ورک ایک پریس ریلیز جاری کرتا ہے AAN نیٹ ورک پورے پاکستان کے مختلف اضلاع میں کام کر رہا ہے جس میں خیبر پختونخواہ کے اضلاع ہری پور اور ایبٹ آباد شامل ہیں۔ AAN نیٹ ورک بہت سی خواتین ممبران پر مشتمل ہے۔ اس نیٹ ورک کا کسی بھی سیاسی جماعت یا ادارے سے تعلق نہیں AAN نیٹ ورک سیاسی، سماجی اور جغرافیائی تعصب کے بغیر پاکستان میں خواتین ووٹرز کے مسائل کی نشاندہی کرتا ہے۔ ہم اس نیٹ ورک کی جانب سے ایک اعلامیہ جاری کرتے ہیں اور تمام سیاسی جماعتیں جو الیکشن میں حصہ لے رہی ہیں ان سے امید کرتے ہیں کہ ہمارے مطالبات پر عمل درآمد کیا جائے۔

1) دیہی علاقوں میں صاف پانی کی فراہمی اس تک خواتین کی رسائی کو ممکن بنایا جائے اور پکی سڑکوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔ نیز خواتین اور بچوں کے لئے محفوظ تفریح گاہیں تعمیر کی جائیں۔

2) دیہی علاقوں میں بچیوں کے لئے مڈل، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے اور خواتین اساتذہ کی تقرری کو یقینی بنایا جائے نیز خواتین کے لئے ٹیکنیکل اور ووکیشنل سینٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ خواتین کو روزگار کے بہتر مواقع میسر ہوں۔

3) دیہی علاقوں میں لیڈی ڈاکٹرز کی تعیناتی اور ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے اور زچہ و بچہ سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے اور وہاں خواتین کی آسان رسائی کو ممکن بنایا جائے۔

4) صوبے میں خواتین کے لئے وراثت، جبری اور کم عمری کی شادی، گھریلو تشدد اور غیرت کے نام پر قتل کے حوالے سے موجود قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے اور ان کے متعلق آگاہی فراہم کی جائے۔

5) تشدد سے متاثرہ خواتین کے تحفظ فراہم کیا جائے اور متعلقہ اداروں کو محفوظ اور فعال بنایا جائے۔

6) پولیس تھانوں میں خواتین افسر کی تقرری کی جائے اور خواتین کے لئے علیحدہ شکایتی سیل بنائے جائیں۔

7) لوکل گورنمنٹ سسٹم میں خواتین کی نمائندگی کو بڑھایا جائے اور منتخب خواتین نمائندوں کو فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

سندھ پریس ریلیز

آج حیدرآباد مورخہ 11 جولائی 2018 کو آوازِ نسواں (آن) نیٹ ورک ایک پریس ریلیز جاری کرتا ہے، (آن) نیٹ ورک دو سال سے پورے پاکستان کے مختلف اضلاع میں کام کر رہا ہے جس میں حیدرآباد، لاڑکانہ اور دیگر اضلاع شامل ہیں اس وقت صوبہ سندھ میں بہت سے خواتین ممبران پر مشتمل ہے۔ اس نیٹ ورک کا کسی بھی سیاسی جماعت یا ادارے سے کوئی تعلق نہیں ہے، آوازِ نسواں (آن) سماجی، سیاسی اور جغرافیائی تعصب کے بغیر پاکستان میں خواتین ووٹرز کے مسائل کی نشاندہی کرتا ہے۔

ہم اس نیٹ ورک میں شامل تمام خواتین اراکین سیاسی جماعتوں کے لئے اعلامیہ جاری کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل مطالبات کو یقینی بنایا جائے۔

☆ دیہی علاقوں میں صاف پانی کی سہولت اور وہاں تک عورتوں کی رسائی کو یقینی بنایا جائے۔

☆ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ سندھ کی دیہی علاقوں کے بچیوں کے سیکنڈری اور ہائیر سیکنڈری اسکول کھولے جائیں اور فعال بنائے جائیں اور ان میں خواتین اساتذہ کی تعیناتی اور حاضری کو یقینی بنایا جائے۔

☆ سندھ کے دور دراز کے علاقوں میں لڑکیوں کے لئے تعلیمی اور صحت کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ صوبے میں بنیادی صحت مراکز میں گائنی کی سہولیات اور عورت کا گائنا کولوجسٹ، پیرامیڈک کی تعیناتی اور حاضری کو یقینی بنایا جائے مان سینٹرز میں OT کے ساتھ جنریٹر کی سہولت، ایمبولینس اور مشینری کی تعیناتی، حاضری اور ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

☆ سندھ میں انتہاپسندی کے خاتمے کے لیے اقدامات اٹھائیں جائیں۔

☆ عورتوں، محروم طبقات / اقلیتوں کو روزگار فراہم کیا جائے اور خصوصاً وہ خواتین جو گھروں سے کام کرتی ہیں اور نجی اداروں سے منسلک ہیں ان کی مزدوری / معاوضہ سے متعلق قانون سازی بین الاقوامی مزدور معیاروں کو مدنظر رکھ کر بنایا جائے۔

☆ قانون کی بالادستی خصوصاً عورتوں، بچیوں اور اقلیتوں سے متعلق اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز SOPs پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے تاکہ عورتیں، بچیاں اور اقلیتیں تحفظ اور امن کے ساتھ زندگی گذار سکیں۔ متاثرہ عورتوں اور بچیوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے اور تشدد سے متاثرہ عورتوں اور بچیوں کے لئے محفوظ اداروں کو فعال بنایا جائے اور ان کو سہولیات مہیا کی جائیں، ان کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔

☆ لوکل گورنمنٹ میں خواتین کو 33 فیصد نمائندگی اور ان کو اختیارات دیئے کو یقینی بنایا جائے۔

☆ ہم سیاسی جماعتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جو عورتیں جنرل نشستوں پر الیکشن میں حصہ لے رہی ہیں ان کو پارٹی فنڈ سے وسائل مہیا کیے جائیں ان کی سیکیورٹی کے لئے اقدامات کیے جائیں تاکہ وہ اپنا کام بہتر طور پر انجام دے سکیں۔

آج مورخہ 16 جولائی 2018 کو آوازِ نسواں (آن) نیٹ ورک ایک پریس ریلیز جاری کرتا ہے۔ آن نیٹ ورک پورے پاکستان کے مختلف اضلاع میں کام کر رہا ہے۔ جس میں پنجاب میں ملتان اور راجن پور اضلاع شامل ہیں۔ یہ نیٹ ورک بہت سی خواتین ممبران پر مشتمل ہے۔ اس نیٹ ورک کا کسی بھی سیاسی جماعت یا ادارے سے تعلق نہیں، آن نیٹ ورک سیاسی سماجی اور جغرافیائی تعصب کے بغیر پاکستان میں خواتین ووٹرز کے مسائل کی نشاندہی کرتا ہے۔ ہم اس نیٹ ورک کی طرف سے ایک اعلامیہ جاری کرتے ہیں اور تمام سیاسی جماعتیں جو الیکشن میں حصہ لے رہی ہیں ان سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ ہمارے مطالبات کو یقینی بنائیں۔

1۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ الیکشن والے دن خواتین کے تحفظ کیلئے بہتر اقدامات کیئے جائیں تاکہ وہ اپنی رائے کا شفافیت سے اظہار کر سکیں۔

2۔ ہمارا مطالبہ ہے لوکل گورنمنٹ میں ترمیم کر کے خواتین کے سیاسی اختیار اور تناسب کو بڑھایا جائے۔ خواتین کی نمائندگی کو 33% تک بڑھایا جائے۔ جنرل نشستوں پر جو خواتین مقابلہ کر رہی ہیں حکومت / سیاسی پارٹیاں ان کے تحفظ کیلئے مناسب اقدامات کریں۔

3۔ ہمارا مطالبہ ہے عورتوں، بچیوں اور دیگر محروم طبقات سے متعلق قوانین خصوصا گھریلو تشدد اور تیزاب پھینکنے کے خلاف قوانین فعال اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ ضلعی سطح پر موجود دارالامان کو صوبائی بجٹ میں سے متناسب بجٹ کی فراہمی کی جائے۔ تاکہ وہاں متاثرہ خواتین اور بچیوں کے تحفظ کے اقدامات کو یقینی بنایا جائے۔

4۔ حکومت کی طرف سے متعین کردہ مزدور کا معاوضہ کی ادائیگی کو خصوصا ملازم پیشہ خواتین کیلئے یقینی بنایا جائے۔ اور بین القوامی معیار کے سکل سنٹر بنائے جائیں تاکہ سنٹر میں بنائے گئے مصنوعات بین القوامی مارکیٹ میں فروخت کیئے جا سکیں۔

5۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ صوبے میں لڑکیوں کیلئے ہائر سیکنڈری سکولوں / کالج کا قیام اور اس تک رسائی کو ممکن بنایا جائے اور خواتین اساتذہ کی تعداد اور حاضری کو یقینی بنایا جائے۔ مذید یہ کہ سرکاری ہسپتالوں کی تعداد بڑھائی جائے اور ان میں خواتین ڈاکٹرز گائناکالوجسٹ / پیرمیڈک سٹاف کی تعیناتی اور حاضری کو یقینی بنایا جائے۔

6۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ پینے کا پانی فراہم کیا جائے اور عورتوں اور بچوں تک اس کی رسائی کو ممکن بنایا جائے۔

7۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ عورتوں اور بچیوں اور معزور افراد کیلئے علیحدہ تفریح گاہیں / پارکس کا قیام عمل میں لایا جائے۔

کوئٹہ پریس ریلیز

اواز نسواں(آن) خواتین رائے دہندگان کا قومی نیٹورک ہے جو ملک کے مختلف اضلاع میں مصروف عمل ہے۔ آواز نسواں اٹھارہ سال اور اس سے بڑی عمر کی شہری اور دیہی خواتین رائے دہندگان کی رکنیت سازی کی بنیاد پرچلنے والا نیٹ ورک ہے جسکا مقصد پالیسی سازوں اور حکام کے سامنے سیاسی سماجی اور جغرافیائی حدود سے قطع نظر عورتوں کے مسائل کو اجاگر کرنا ہے۔

کوئٹہ اور نوشکی کے حلقوں نے عورتوں کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے منتخب عوامی نمائندوں سے مندرجہ ذیل مطالبات کا تقاضا کیا ھے

۱- اسمبلیوں میں موجود خواتین نمایندوں تک عام خواتین کی رسائی ممکن بنائی جائے تا کہ وہ اپنے مسائل ان تک پہنچا سکیں۔

۲-بلوچستان میں دوسرے صوبوں کی طرز پرکمیشن برائے حقوق خواتین(PCSW) کا قیام عمل میں لایا جائے۔ادارے میں سیاسی مداخلت نہ ہوسکے ممبران کا انتخاب میرٹ اور خواتین کے حقوق پرتجربہ رکھنے کی بنیاد پر کیا جائے۔

۳-بلوچستان قدرتی وسائل سے مالامال صوبہ ہے۔ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ سی پیک(CIPEC) اور ریکوڈیک جیسے منصوبوں میں بلوچستان کے عوام کو بھی ملازمتیں فراہم کی جائیں۔

٤- صوبے بھر میں جنسی ہراسگی اور اسیر بنائے گئے قوانین اور سائبر کرائم بل(Cyber Crime Bill) کے بارے میں خواتین کو معلومات فراہم کی جائیں۔نیز آگاہی مہم چلائی جائے۔اس سلسلے میں جن افراد کے خلاف شکایات درج ہیں انہیں کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔علاوہ ازیں، خواتین کوگھر اور دفاتر میں تشدد سے پاک ماحول ملنا چاہیے۔ ہرڈسٹرکٹ میں دارالامان کا قیام لازمی عمل میں لایا جائے۔ صوبے بھر میں پہلے سے موجود دارالامان کو بہتر بنایا جائے۔ ان دارالامان میں عورتوں کو تحفظ، عزت اور ہنر ملنا چاہیے تاکہ وہ معاشی لحاظ سےمضبوط ہو سکیں

۵ علاقے کا نوجوان طبقہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا خواہاں ہیں۔ اس سلسلے میں ہائیر ایجوکیشن کمیشن(HEC) کیطرف سے علاقے کے قابل اور مستحق نوجوانوں خصوصاً خواتین کو اعلی تعلیم کیلیے سکالرشپ مہیا کیے جائیں۔ علاقے میں میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں بچیوں کے لیے کوٹہ مختص کیا جائے

٦- علاقے کی زیادہ تر خواتین تدریس کے شعبے سے وابستہ ہیں۔ اس سلسلے میں ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ خواتین اساتذہ کو درپیش مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کرائیں جائیں، خواتین اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جائے اور وقت پر ترقیاں دی جائیں، تبادلے نزدیک علاقوں میں کیے جائیں۔ تعلیم کے شعبہ کو سیاسی تقرریوں سے پاک کیا جائے۔

۷-سرکاری ہسپتالوں میں صحت و صفائی کا معیار بہتر بنایا جائے۔ ہسپتال میں سی ٹی سکین، ایم آر آئی اور الٹرا ساؤنڈ کی سہولیات فراہم کی جائیں۔ ۔ صوبے میں کینسر ہسپتال تعمیر کرایا جائے

آوازِ نسواں کی ساتھی تنظیمیں

شرکت گاہ
ملتان اور راجن پور

قومی سیکرٹریٹ، اسلام آباد
CGaPS

Struggle for Social Transformation
کوئٹہ اور نوشکی

WEEI
گلگت اور ہنزہ

عمر اصغر خان فاؤنڈیشن
ایبٹ آباد اور ہری پور

PIRBHAT
حیدرآباد اور لاڑکانہ